باکس 3.3: کووڈ19 اور بینکاری کا شعبہ: اسٹیٹ بینک کے اقدامات، سیکھے گئے اسباق اور آگے بڑھنے کا راستہ

بینکاری کی عالمی صنعت لچکدار رہی ۔۔۔

کووڈ19 کی وبا نے عالمی معیشت پر گہرا اثر ڈالا اور عالمی مالی نظام کی لچکداری کو جانچا گیا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ کووڈ19 کا دھچکہ بہت شدید تھا، تاہم عالمی بینکوں کی لچکداری مستحکم رہی، کیونکہ وہ وبا کے بحران میں 12 سال قبل آنے والے عالمی مالی بحران کے مقابلے میں سرمائے اور سیالیت کی بلند بفرز کے ساتھ داخل ہوئے تھے۔ اگرچہ 2020ء کے دوران قرض گیروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت میں بگاڑ کی وجہ سے بینکاری کی عالمی صنعت کے تموین کے اخراجات میں اضافہ ہو گیا تھا، لیکن مرکزی بینکوں کی جانب سے ادائیگی کی تعطیلات، قرضوں اور ملازمت کے تحفظ کے پروگراموں جیسے پالیسی اقدامات کے نتیجے میں غیر فعال قرضوں میں خاصا اضافہ مفقود رہا۔ اس سے قطع نظر، ان اعانتی اقدامات کی مدت 2021ء میں ختم ہوگئی تھی۔

دنیا بھر میں معاشی سرگرمی کی بحالی کے ساتھ کارپوریٹ بیلنس شیٹ عمومی لحاظ سے مضبوط ہوئی ہیں، آمدنیاں بڑھی ہیں اور متعدد معیشتوں میں منافع وبا سے پہلے کی سطح سے تجاوز کر گیا ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اعانتی پالیسی اقدامات کی میعاد ختم ہونے کے بعد دیوالیہ پن میں خاصے اضافے کے خدشات درست ثابت نہیں ہوئے۔[81]

اسٹیٹ بینک نے معیشت اور مالی نظام کی اعانت کے لیے متعدد اقدامات کیے ۔۔۔

اسٹیٹ بینک نے وبا سے منسلک معاشی اور کلی فراستی خطرات کو محدود کرنے کے لیے فوری طور پر کارروائی کی۔ وسیع تناظر میں اسٹیٹ بینک نے درج ذیل اقدامات کیے:

- اسٹیٹ بینک نے عالمی سطح پر اور ملک میں ابھرتی ہوئی صورت حال جانچنے کے لیے خاصا فعال طرز فکر اختیار کیا۔ اس نے باضابطہ اور بے ضابطہ دونوں ذرائع سے بینکاری صنعت کے ساتھ جامع مباحث کیے، اور مسائل اور چیلنجوں کو سمجھنے اور بینکاری صارفین پر اس کے اثرات کی وسعت کو جانچنے کے لیے دیگر فریقوں سے بات چیت کی۔ علاوہ ازیں، **متعدد سروے** کیے گئے جن سے وبا کے ساتھ منسلک مسائل کی بروقت جانچ اور متعلقہ پالیسی ردعمل کی تشکیل اور اس میں ردوبدل کرنے کا موقع ملا۔
- **جارحانہ زری نرمی** کے ساتھ 17 مارچ تا 25 جون 2020ء کے دوران پالیسی ریٹ میں 625 بی پی ایس کٹوتی سے اقتصادی عاملین پر مالی بوجھ کم کرنے میں مدد ملی۔ اور اس کے نتیجے میں تقریباً 470 ارب روپے کی سودی لاگت کم ہو گئی۔
- قرض گیروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو تقویت دینے اور محفوظ بنانے اور بینکوں کی سرمایہ جاتی پوزیشن کو بڑھانے کے لیے **کلی فراستی اقدامات** کیے گئے تاکہ معیشت میں قرضوں کے بہاؤ کو برقرار رکھا جا سکے۔
- روزگار اسکیم (روزگار کی اعانت کے لیے)، عارضی معاشی ری فنانس سہولت (نئی سرمایہ کاریوں اور توازن کاری، جدت طرازی اور تبدل کے لیے) اور کووڈ19 سے نمٹنے کے لیے ری فنانس سہولت (صحت کے شعبے کی استعداد بڑھانے کی خاطر) جیسی **قرضوں کی متعدد رعایتی اسکیمیں** شروع کی گئیں۔ پہلے سے موجود رعایتی اسکیموں (ای ایف ایس، ایل ٹی ایف ایف) کے قرضوں کی حدود میں توسیع کی گئی۔ مزید برآں، ترجیحی شعبوں کو روزگار اسکیم کے تحت قرضوں کی فراہمی کے ضمن میں ایس ایم ایز کے لیے قرضہ ضمانت اسکیمیں وفاقی حکومت کے تعاون سے شروع کی گئیں۔
- **مالی خدمات کا تسلسل** یقینی بنانے اور مالی خدمات کی ڈیجیٹائزیشن سمیت مالی خدمات کے مختلف محفوظ طریقوں کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے اقدامات کیے گئے۔

مذکورہ اقدامات کا تخمینہ شدہ مالی اثر جی ڈی پی کے 5 فیصد کے مساوی تھا۔ مزید برآں، یہ امر قابل ذکر ہے کہ مذکورہ اقدامات سیالیت کے دباؤ میں کمی، ادائیگی قرض کی عدم صلاحیت سے بچنے اور معاشی بحالی کی اعانت کے لیے کیے گئے۔ بعد ازاں، اسٹیٹ بینک نے مضبوط بحالی، اجناس کی بلند عالمی قیمتوں اور مہنگائی کے دباؤ کے ساتھ وبا کی لہروں کے اثرات میں کمی اور وبا سے مؤثر انداز میں نمٹنے کو مدنظر رکھتے ہوئے استحکام کی سمت پیش رفت کی۔ مثلاً، 2021ء میں پالیسی ریٹ میں 275 بی پی ایس اضافہ کرتے ہوئے اسے 9.75 فیصد[82] کرنے کے ساتھ ساتھ گاڑیوں کے قرضوں کے خاتمے کے لیے کلی محتاطیہ اقدامات کیے گئے۔

---

[81] آئی ایم ایف (2021ء): عالمی مالی استحکام کا جائزہ۔ اکتوبر

[82] جائزے کی مدت کے بعد مئی 2022ء تک پالیسی ریٹ مجموعی طور پر 400 بی پی ایس کے اضافے سے 13.75 فیصد تک پہنچ گیا۔

اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں کے ٹھوس کلی مالی اثرات مرتب ہوئے---

اسٹیٹ بینک کے پالیسی اقدامات سے وبا کے دھچکے کی شدت کم کرنے میں مدد ملی۔ مثلاً، ابلاغ کی مؤثر حکمت عملی کے ذریعے وبا کے پھیلاؤ کے مرحلے میں دباؤ کی بلند سطح سے مارکیٹ کو منظم کرنے میں مدد ملی۔ قرضوں کو مؤخر کرنے/ری اسٹرکچرنگ کی اسکیم کے تحت 911 ارب روپے مالیت کے قرضوں کو مؤخر/ تشکیل نو کی گئی۔ حقائق کے برعکس تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکوں کے غیر فعال قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہو سکتا تھا، اگر قرضوں کے اصل کو مؤخر اور ری شیڈول/ری اسٹرکچر کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ ری شیڈول/ تشکیل نو شدہ قرضوں کے مکمل نقصانات کو فرض کرتے ہوئے خام غیر فعال قرضوں کا تناسب بڑھ کر 18.2 فیصد (آخر دسمبر 20ء تک درج شدہ 9.2 فیصد کے مقابلے میں) تک پہنچ سکتا تھا، جو اس انفیکشن کے تناسب کی کلیدی تخمینہ شدہ سطح سے کافی نیچے ہے۔ اسی طرح، شرح کفایت سرمایہ کم ہو کر 15.7 فیصد (18.3 فیصد آخر دسمبر 2020ء تک) پر آ سکتی ہے، جس سے بینکوں کو 2020ء میں ممکنہ طور پر 227 ارب روپے کی منفی قبل از ٹیکس نفع یابی کا تجربہ ہو سکتا ہے۔ ان تخمینہ شدہ منفی نتائج کے مطابق بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت اور قرضوں کے سکڑاؤ کے درمیان موافق گردشی نظامیاتی خطرہ پیدا کرنے کے مضبوط امکانات موجود ہیں۔

چارٹ 3.3.1 : نجی شعبے کے واجب الادا ملکی قرضوں کی تقسیم

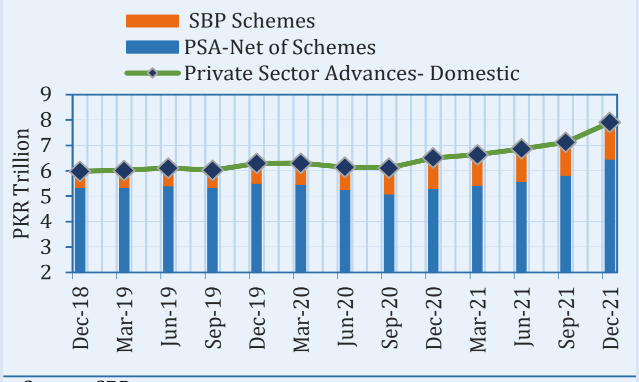

Source: SBP

علاوہ ازیں، روزگار اسکیم کے تحت 212 ارب روپے کی فنانسنگ سے ایس ایم ایز اور چھوٹے کارپوریٹ اداروں کے 383 ہزار ملازمین سمیت 1.7 ملین ملازمین کی برطرفی روکنے میں مدد ملی۔ مزید برآں، ٹیکسٹائل، سیمنٹ اور گاڑیوں سمیت مختلف معاشی شعبوں نے ٹی ای آر ایف کے تحت پیداواری گنجائش کی توسیع کے لیے 283 ارب روپے کی خاطر خواہ فنانسنگ سے استفادہ کیا۔ مزید برآں، ٹی ای آر ایف کے تحت قرضوں کی تقسیم کے پھیلاؤ کے اضافی جاری سرمائے کے قرضوں کی شکل میں اثرات ظاہر ہونا شروع ہو چکے ہیں اور امکان ہے کہ یہ آگے چل کر بھی جاری رہیں گے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ 2020ء کے دوران وبا کے سبب پی ایس اے دباؤ میں رہا۔ تاہم، وبا کے دوران متعارف کرائی جانے والی اسٹیٹ بینک کی اسکیموں نے پی ایس اے کی اعانت میں اہم کردار ادا کیا ہے (**چارٹ 3.3.1**)۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں بھی بہتری کا عمل جاری رہا، جو قرض گیروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کی اعانت اور معاشی سرگرمی کو تحریک دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کے تعمیری کردار کو ظاہر کرتا ہے (**چارٹ 3.3.2**)۔

چارٹ 3.3.2 : اثاثہ جاتی معیار میں بہتری جاری رہی

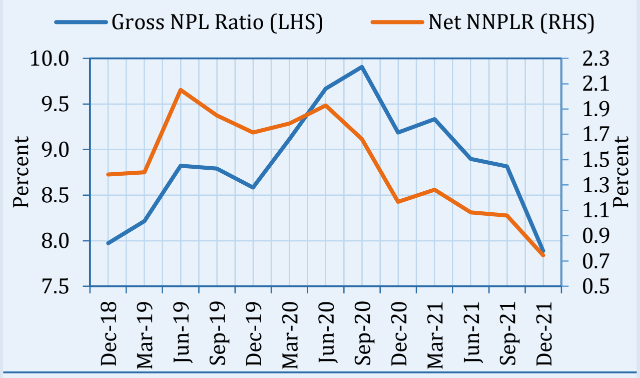

Source: SBP

ڈیجیٹائزیشن کے محاذ پر انٹربینک فنڈز ٹرانسفرز (آئی بی ایف ٹی) کہلائی جانے والی آن لائن ٹرانزیکشنوں پر بینک چارجز سے استثنیٰ دینے اور بینکوں کو ڈیجیٹل مالیات کے استعمال کو فروغ دینے کی اخلاقی ترغیب ڈیجیٹل بینکاری خدمات کے استعمال میں خاصے اضافے پر منتج ہوئی۔ تاہم، اس اقدام پر جون 2021ء میں نظر ثانی کرتے ہوئے 25,000 روپے ماہانہ فی اکاؤنٹ سے زائد ٹرانزیکشنوں پر فیس کے خاتمے کو واپس لے لیا گیا۔ 2021ء کے دوران ای بینکاری لین دین میں 40.5 فیصد اضافہ ہو گیا (سال بسال بنیادوں پر)۔

وبا کے دھچکے سے قابل قدر اسباق حاصل ہوئے ہیں---

اگرچہ، ابھی تک کووڈ19 کی وبا کا خاتمہ نہیں ہوا ہے، تاہم اس کے دھچکے سے دنیا بھر میں مالی نظام کے ضابطہ کاروں اور مرکزی بینکوں کے لیے بعض اسباق اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ آگے بڑھنے کے لیے ان اسباق سے وبا میں کسی بھی قسم کے دوبارہ نمودار ہونے کے ساتھ ساتھ اسی طرح کی دباؤ کی صورت حال سے نمٹنے میں مدد مل سکتی ہے۔

کووڈ19 کے بحران سے لچکدار مالی نظام کی افادیت خصوصاً معیشت کے بینکاری کے شعبے کو وبا کے نتیجے میں درپیش استحکام کے سنگین چیلنجوں کی توثیق ہوتی ہے۔ تاہم، بازل فریم ورک اور آپریشنل صلاحیتوں کے تحت سیالیت کی بفرز کی شکل میں پیدا ہونے والی استقامت کے سبب بینکاری کا شعبہ بڑی حد تک وبا کے خلاف حل کی صورت میں ابھر کر سامنے آیا ہے۔

مالی نظام کا ایک منسلک سبق نگرانی، ضوابطی اور قانونی فریم ورک کو بہترین بین الاقوامی معیارات اور بہترین روایات کے مطابق باقاعدگی سے جانچنا ہے تاکہ ممکنہ بہتری لانے کے لیے مسائل کی نشاندہی کی جاسکے۔

بحران سے پتہ چلتا ہے کہ بروقت اور بر ہدف اقدامات کے ساتھ ساتھ مؤثر اشارے دینا بے یقینی کے حالات میں کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ مزید برآں، صنعت کے ساتھ مؤثر اشتراک اور کھلے پن سے ابلاغ کامیاب پالیسی مداخلتوں کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ مؤثر پالیسی اقدامات وضع کرنے اور ان پر عملدرآمد کرنے کے لیے بھی کم از کم تاخیر کے ساتھ مناسب تفصیلی اور بلند تعدد کے حامل ڈیٹا کی دستیابی ایک اہم عنصر ہے۔ ایک اور سبق یہ ہے کہ متعلقہ حقائق کی نشاندہی اور اس بات کو سمجھنا کہ وہ کس طرح ایک دوسرے سے مربوط ہیں، ضروری ہے۔ مزید برآں، پالیسی سازوں کی طرف سے لچکداری ضروری ہے تاکہ وہ اپنے خیالات اور اقدامات میں ردوبدل کے لیے تیار رہیں، کیونکہ ناقص معلومات کی صورت میں مخفی حقائق بدل سکتے ہیں۔

وبا کے تناظر میں خطرات زائل کرنے کے لیے متوازن پالیسی آمیزے (زری، کلی فراستی اور مالیاتی پالیسیوں) پر زور دیا گیا ہے۔

وبا نے دنیا بھر میں ڈجیٹائزیشن کی رفتار کو تیز کر دیا ہے جس کے ساتھ سائبر سیکورٹی خطرات میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ لہٰذا، مالی اداروں کو آئی ٹی اور انسانی وسائل میں زیادہ سرمایہ کاری کے ذریعے اپنی لچکداری کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔

اس بحران نے بینکوں کے کاروبار کے تسلسل کے منصوبے (بی سی پی) کی افادیت کو بھی اجاگر کیا ہے۔ بینکوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بی سی پی کو باقاعدگی سے اپڈیٹ کریں اور اپنے منصوبوں میں وبا جیسے منظر ناموں کی طرح اچھوتے خطرات کو بھی شامل کریں۔

وبا سے نہ صف چیلنجز پیدا ہوئے ہیں بلکہ مالی خدمات کی رسائی بڑھانے کے مواقع بھی دستیاب ہوئے ہیں کیونکہ اب صارفین جدت پسند ڈجیٹل مالی مصنوعات میں زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔ رجحان میں یہ تبدیلی مالی شمولیت کو فروغ دینے اور مالی خدمات کے معیار اور کارکردگی کو بڑھانے میں معاون ثابت ہو گی۔

آخر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ابھرتی ہوئی صورت حال کی فعال نگرانی کی جائے اور معاشی محرکات کے مقابلے میں وبا کے چیلنجوں کے ردعمل میں لچکدار رہا جائے۔ مزید برآں، ملکی اور دیگر مقامات سے دستیاب وسیع تجربے کو مستقبل میں دباؤ کی ایسی صورت حال میں معاون ثابت ہونا چاہیے۔